روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 199 | سوموار 17 ربیع الثانی۔ 1417ھ 2 تبوک 1375ھش 2 ستمبر 1996ء

سچائی اختیار کرو۔ سچائی اختیار کرو

(عبادت) میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔ سچائی اختیار کرو۔ سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اس کو بھی دھوکا دے سکتا ہے؟ کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں؟ نہایت بد بخت آدمی اپنے فاسقانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں تب وہ جلد ہلاک کیا جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوتی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھو کہ جو خدا تعالیٰ کی طرف صدق اور اخلاص سے قدم اٹھاتے ہیں وہ کبھی ضائع نہیں کئے جاتے۔ ان کو دونوں جہان کی نعمتیں دی جاتی ہیں جیسے فرمایا (-) کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ میری طرف آنے والے دنیا کھو بیٹھتے ہیں۔ بلکہ ان کے لئے دو بہشت ہیں ایک بہشت تو اسی دنیا میں اور ایک جو آگے ہوگا۔ دیکھو اتنے انبیاء گزرے ہیں کیا کسی نے اس دنیا میں ذلت اور خواری دیکھی؟ سب کے سب اس دنیا میں سے کامیاب اور مظفر و منصور ہو کر گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کے دشمنوں کو تباہ کیا اور ان کو عزت اور جلال کے تخت پر جگہ دی، لیکن اگر وہ اس دنیا کے پیچھے پڑتے تو زیادہ سے زیادہ دس بارہ روپیہ ماہوار کی نوکری انہیں ملتی کیونکہ وہ صاف گو اور سادہ طبع تھے مگر جب انہوں نے خدا کے لئے اس دنیا کو چھوڑا تو ایک دنیا ان کے تابع کی گئی۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 411)

دوسروں کے آرام کے لئے ایسی ہی کوشش کرو جیسی اپنے لئے کرتے ہو

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الاول)

عقائد کا حال خدا ہی کو معلوم ہے۔ دل کی باتیں تو وہی جانتا ہے۔ (-) مگر یہ بات تو مانی ہوئی ہے کہ انسان کے دل کا جوش قویٰ پر ضرور جلوہ گری کرتا ہے۔ کون ہے جو یہ جانتا ہو کہ آگ جلاتی ہے اور پھر اس میں ہاتھ ڈال دے۔ کون گڑھے میں عمداً گر سکتا ہے۔ روٹی کو بھوک کا علاج جانتے ہو اور پیاس کا علاج پانی جانتے ہو تو بھوک کے وقت روٹی اور پیاس کے وقت پانی پیتے ہو۔ پھر جب کوئی انسان یہ اصول مانتا ہے کہ خدا تعالیٰ علیم و خبیر سمیع و بصیر ہے تو پھر قیاس کرے کہ ان اسماء حسنیٰ کو مان کر بھی بد معاشیوں اور بدکاریوں کے ارتکاب میں کیوں دلیری کرتا ہے۔ ہندو، دہریہ، سکھ، آریہ، عیسائی وغیرہ قسم قسم کی مخلوق موجود ہے اور ان کے اخلاق ظاہری اور افعال و اعمال دیکھ لو اور پھر اپنے افعال و اعمال کا معائنہ کرو۔ تم میں تو خاص نعمت اتری تھی اور پھر اس کی تکمیل ہوئی تھی اب اس نعمت کے لینے کے بعد اور قوموں میں اور تم میں کیا امتیاز ہوا؟ (-)

دوسرے کی عزت و آبرو دوسرے کے آرام و چین کے لئے ایسی ہی کوشش کرو جیسی اپنے لئے کرتے ہو۔ مگر جب اپنے آپ ہی کو غفلت میں ڈال رکھا ہے تو دوسرے کی بہتری کی کیا امید!!! کرتے نفاق ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ وہ نعمتیں ملیں جو اتفاق میں ہیں۔ جہالت میں پڑے ہیں اور چاہتے ہیں کہ علم کی عزت و آبرو ملے۔ غفلت میں سرشار ہیں اور ہوشیاری کی لذت کے خواہاں۔ علم ہاں صحیح علم کے مطابق عمل نہیں کرنا چاہتے۔ مگر اجر وہ لینا چاہتے ہیں وہ عاملین کو ملتے ہیں۔ مکہ کے کفار کہتے تھے کہ ہم پر رسولوں والی بات کیوں نازل نہیں ہوتی۔ بہت سے تم میں سے ہیں جو چاہتے ہیں کہ ہم (-) کیوں نہیں بنتے۔ ہماری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں۔ ہم کیوں آسودہ حال نہیں ہوتے۔ مگر یہ بتلاؤ کہ کتاب اللہ کے مطابق عمل درآمد کرنے میں تم نے کس قدر محنت اٹھائی ہے۔ انصاف تو یہی ہے کہ جس قدر روپیہ اور عمر کورسوں کے پورا کرنے میں صرف کیا ہے۔ کیا کلام الٰہی کے مطالب پر اطلاع پانے اور اس کو دستور العمل بنانے میں اس سے آدھا بھی کیا ہے؟ خدا کے حضور بخیلی نہیں۔ اس کے اسماء میں بخل نام کو نہیں۔ پھر یہ محرومی کیوں؟ یہ

تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیز گاری کے لئے بڑی تاکید ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سانحہ ارتحال

○ محترمہ امۃ اللہ حسن صاحبہ زوجہ مکرم شیخ مظفر حسن صاحب لاہور چھاؤنی 25۔ اگست 1996ء کو صبح 9 بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں 96-8-26 کو ان کا جنازہ مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے بیت مبارک میں پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد انہوں نے ہی دعا کروائی۔ موصوفہ مسز بشریٰ بشیر صاحبہ سابق پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ کی بڑی بہن تھیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی بلندی درجات اور لواحقین کے صبر و استقامت کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف ساعیلہ ضلع گجرات حال کینیڈا بروز بدھ 21۔ اگست 1996ء کو ٹورانٹو کینیڈا میں ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ ان کی تدفین وہیں پر عمل میں آئی۔ آپ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب مربی سلسلہ امریکہ کے والد تھے۔ احباب کرام سے موصوف کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم محمود اقبال صاحب ابن مکرم ظفر اقبال خان صاحب سیکرٹری تحریک جدید دارالنصر غربی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 11۔ اگست 1996ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے بچے کا نام مبارز محمود عادل عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبدالحفیظ خان صاحب دارالعلوم کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک و خادم دین بنائے۔

○ مکرم مقصود احمد خان صاحب ابن مکرم محمد منظور احمد خان صاحب ایاز اسلام آباد کو اللہ تعالیٰ نے 23۔ جون 1996ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت سعدیہ مقصود نام عطا فرمایا ہے بچی وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے خدا تعالیٰ بچی کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔

سچی بات یہ ہے (-) اللہ تعالیٰ نے تو کسی کی جان پر ظلم نہیں کیا۔ مگر بات یہ ہے کہ لوگ خود ہی اپنی جان پر ظلم کرتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی نعمت کی قدر کرو۔ (از خطبہ 21۔ اپریل 1899ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

2- تبوک 1375 ہش 2 - ستمبر 1996ء

مانئے اور فائدہ اٹھائیے

ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے اگر وہ ہمارے کسی کام نہیں آرہا اور ہمارے لئے مفید ثابت نہیں ہو رہا تو اس کا ہمارے پاس ہونا یا نہ ہونا برابر ہے۔ عام طور پر ایسی چیزوں کو ہم اپنے آپ سے جدا کر دیتے ہیں کہا جا سکتا ہے کہ پھینک دیتے ہیں۔ گھروں میں بھی اکثر ایسا ہوتا ہے کہ چیزیں اکٹھی ہوتی رہتی ہیں اس میں تو کوئی شک نہیں کہ آغاز کار میں وہ مفید ہوتی ہیں۔ لیکن آہستہ آہستہ ہمارے لئے ان کا کوئی استعمال باقی نہیں رہتا۔ ہم ایسی چیزوں کو الگ کر دیتے ہیں بلکہ پھینک دیتے ہیں۔ اگرچہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم جب غیر مفید چیزوں کو الگ کرنا چاہتے ہیں تو یہ سوچنے لگتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ کسی وقت یہ کام آ ہی جائے۔ اسے پھر رکھ لیتے ہیں۔ پھر کچھ عرصے تک وہ ہمارے کام نہیں آتی۔ تو ایک دفعہ پھر چیزوں کو الگ الگ کرتے ہوئے سوچتے ہیں کہ اسے رکھیں یا نہ رکھیں۔ الغرض وہ چیزیں جو ہمارے استعمال میں آسکتی ہیں اور جن کے استعمال سے ہم فائدہ اٹھا سکتے ہیں ان کو تو ہم اپنے پاس رکھتے ہیں اور ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور جو چیزیں ہمارے کام نہیں آسکتیں جنہیں استعمال کر کے ہم کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ انہیں ہم اپنے آپ سے جدا کر دیتے ہیں۔

یہی حال مذہبی باتوں کا بھی ہے ہم کوئی مذہب اختیار کرتے ہیں تو اس کے مفید ثابت ہونے کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسے اختیار کیا جاتا ہے۔ اس کی اغراض ہمارے سامنے ہوتی ہیں اور ان اغراض کے حصول کے لئے کوشش کرنا ہمارا فرض بن جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی بات ایسی ہو جو ہمارے لئے مفید نہ ثابت ہو یا جسے ہم استعمال نہ کر سکتے ہوں تو اس کا ماننا یا اس کا اپنی زندگی میں شامل کرنا غیر مفید ہو جاتا ہے۔ ہم جو کچھ بھی مانتے ہیں اس کا ہمیں فائدہ ہونا چاہئے اور جو کچھ بھی کرتے ہیں اسے ہمارے لئے بہتر نتائج پیدا کرنے چاہئیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے وجود کو مانتے ہیں لیکن اس ماننے کا مطلب کیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی صفات کو سمجھتے ہوئے اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وہ سنتا ہے ہم اس سے بات کرتے ہیں۔ وہ دعائیں قبول کرتا ہے ہم اس سے دعا کرتے ہیں وہ ہماری مشکلات دور کر سکتا ہے ہم چاہتے ہیں کہ ہماری مشکلات دور کرے۔ وہ ہمارے لئے آسانیاں پیدا کر سکتا ہے ہم اس سے یہ بات بھی مانگتے ہیں۔ وہ ہمیں دشمن کے حملوں سے بچا سکتا ہے ہم چاہتے ہیں کہ وہ ہماری حفاظت کرے۔ یہ سب کچھ دعا کے ذریعے ہی کروایا جاتا ہے۔ اور بعض اوقات بظاہر دعا نہ کرتے ہوئے بھی ہمیں یہ فوائد حاصل ہو جاتے ہیں اگر ان میں سے کوئی فائدہ بھی حاصل نہ ہو۔ تو خدا کے وجود کو ماننے کے باوجود خدا کے وجود کا ہمارے لئے ماننا یا نہ ماننا برابر ہو جاتا ہے۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے کہ جیسے کسی شخص کے پاس کھانا تو موجود ہو لیکن یا تو وہ اسے کھائے ہی نہ یا وہ کھانا کھائے تو اس کی بھوک نہ مٹے یا بھوک مٹے تو اسے کوئی اور تکلیف ہو جائے۔ ایسے کھانے کا کیا فائدہ۔ اگر کھانا ہمارے پاس موجود ہے تو اسے ہمارے لئے مفید ثابت ہونا چاہئے۔ اور ہمیں کوشش یہ کرنی چاہئے کہ ہمارے پاس وہی کھانا ہو جو ہمارے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ جو ہماری بھوک مٹا سکتا ہے جو ہمیں صحت مند بنا سکتا ہے۔ جس سے ہمیں کسی ضرر رسانی کا اندیشہ نہ ہو۔ دنیا میں بھی یہی اصول چلتا ہے۔ اور دین میں بھی یہی اصول چلتا ہے اور اس اصول کے کارگر ہونے کے لئے ہم پر یہ لازم ہے کہ ہم غور کریں کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے ہمیں اس سے کیا حاصل کرنا ہے۔ کھانا ہے تو وہ صرف رکھ چھوڑنے کے لئے ہے یا کھانے کے لئے ہے۔ عبادت کرنی ہے تو وہ ہمیں محض عبادت کرنی ہے یا ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب لے جائے گی۔ خدا تعالیٰ کا پیار ابنا دے گی۔ اگر ہم ان باتوں پر غور کرتے رہیں تو یقیناً اچھے نتائج ہمارے سامنے آسکتے ہیں۔ ہماری زندگی بہتر سے بہتر ہو سکتی ہے۔ ہمارے گذرے ہوئے کل سے ہمارا آج زیادہ بہتر ہو سکتا ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم غور کرتے رہیں کہ ہم جو کچھ کرتے ہیں وہ کیوں کرتے ہیں۔ جو کچھ کہتے ہیں وہ کیوں کہتے ہیں اور ہمیں ایسا کرنے کا کیا فائدہ ہے۔

مذہب میں یہ بات سوچنا کچھ زیادہ ہی ضروری ہے۔ کیونکہ مذہب کا فائدہ بھی بہت زیادہ ہے۔ جتنا زیادہ سوچیں گے جتنا زیادہ اس کی اغراض کو اپنے سامنے رکھیں گے اور جتنا زیادہ ان اغراض کے حصول کے لئے ہم کوشش کریں گے اتنا ہی ہمارا مذہب ہمیں فائدہ دے گا کہا جاتا ہے کہ عبادت برائی سے روکتی ہے۔ اگر ہم عبادت بھی کریں اور برے کاموں سے پرہیز بھی نہ کریں تو ہماری عبادت کی غرض پوری نہ ہوئی۔ ہم ایسی عبادت کریں یا نہ کریں دونوں برابر ہیں۔ لیکن کیوں نہ کریں۔ عبادت کریں اور ضرور کریں۔ اور اس کی اغراض کو پیش نظر رکھیں اور اس کے پورے پورے فائدے حاصل کریں۔ محض عقیدت سے کسی بات کا کرنا اگر فائدہ نہ پہنچاتا ہو تو بے معنی ہو جاتا ہے۔ پس ہمارا اولین فرض یہ ہے کہ ہم جو کچھ کرتے ہیں اس کی اغراض کو سامنے رکھیں اور لحہ بہ لحہ یہ دیکھتے چلے جائیں کہ وہ اغراض پوری ہو رہی ہیں یا نہیں۔ اگر پوری ہو رہی ہیں تو ہمارے اس کام کے کرنے کا ہمیں فائدہ ہے ہمیں وہ کام پہلے سے بھی زیادہ خلوص کے ساتھ کرنا چاہئے اور کرتے رہنا چاہئے اور اگر وہ اغراض پوری نہیں ہو رہیں تو ہمیں اپنے متعلق بھی غور کرنا چاہئے کہ ہم ہی میں کوئی خامی تو نہیں یا جو کچھ ہم کر رہے ہیں وہ صحیح طریق پر نہیں کیا جا رہا ہو گا۔ پس یہ نہایت ضروری ہے کہ جس طرح دنیوی باتوں میں ہم صحیح نتائج حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مذہب میں بھی ہم کو صحیح نتائج حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

○

جفا کے خوف سے ترکِ وفا قبول نہیں
کسی کا ہو' مجھے کیا۔ یہ مرا اصول نہیں

ہمارے درد کی خوشبو سے دل مہکتا ہے
وہ زخم زخم نہیں ہے جو زخم پھول نہیں

کسی کسی سے وہ منزل پہ یہ بھی کہتے ہیں
تمہارے سر پہ مری رہگذر کی دُھول نہیں

یہ شرفِ نوعِ بشر کس طرح ہُوا اے دوست!
کوئی ظلوم نہیں ہے کوئی جہول نہیں

خرد اصول کی پابند ہے تو ہے بدنام
خوشا نصیب جنوں کا کوئی اصول نہیں

انہیں تو میرا پتہ مجھ سے بھی زیادہ ہے
مَیں ان کی بات کو کیسے کہوں قبول نہیں

تم ان کی بزم کے قابل نہ تھے نسیم مگر
بلانے والے کی ہوگی تمہاری بھول نہیں

نسیم سیفی

میری سوچوں کو پھر شعور ملا
مجھ کو تاریکیوں سے نور ملا
ان کی اک نگہِ لطف کے صدقے
دل میں جھانکا تو ایک طُور ملا

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوانح حضرت امام جماعت الاول

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کی سوانح عمری شائع کرنے کا سب سے پہلا خیال حکیم فیروزالدین صاحب لاہوری کے دل میں آیا۔ جبکہ وہ کتاب رموزالاطباء کی تالیف کے لئے مواد جمع کر رہے تھے۔ چنانچہ ان کی فرمائش پر حضرت امام جماعت احمدیہ الاول نے اپنی طبی سوانح عمری لکھوائی جو حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ کے رسالہ حکیم حاذق (اگست 1907ء) اور اخبار الحکم 1907 میں شائع ہوئی اور اس کا خلاصہ حکیم فیروزالدین صاحب نے رموزالاطباء کے آغاز میں آپ کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

اس کے بعد شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے 1910ء میں "حیات النور" لکھنے کا ارادہ کیا اور اس سلسلہ میں چند قسطیں اپنے اخبار میں شائع بھی کیں۔ مگر جیسا کہ اوپر آچکا ہے یہ ارادہ ناتمام ہی رہ گیا۔ تب ایک جوان ہمت اور تاریخ کا ذوق رکھنے والے دوست اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی نے جو چھ سال سے حضرت کے درس کلام الٰہی کے نوٹ لکھ رہے تھے اس اہم کام کا بیڑا اٹھایا اور اپنی نوٹ بکوں اور حضرت صاحب کی مصنفہ کتابوں خطبوں اور لیکچروں سے آپ کی خاص تعلیمات، تجارب اور علمی نکات و لطائف کا ایک مجموعہ مرتب کر کے حضرت صاحب کی خدمت میں اپنی سوانح عمری لکھوانے کے لئے درخواست کی جسے حضرت صاحب نے فروری 1912ء سے شروع کر کے جون 1912ء میں اپنی قادیان نقل مکانی تک کے مکمل حالات لکھوا دیئے اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی کا بیان ہے۔

میں پنسل کاغذ لے کر حاضر ہوتا آپ کام کرتے کرتے مجھ کو منتظر بیٹھا ہوا دیکھ کر فرماتے۔ اچھا تم بھی کچھ لکھ لو۔ آپ فرماتے جاتے اور میں لکھتا جاتا۔ باوجود اس کے کہ میں محض خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے اکثر لیکچراروں کے لیکچر بآسانی حرف بحرف لکھ سکتا ہوں۔ بڑی مستعدی اور پوری ہمت کو کام میں لا کر آپ کے تمام الفاظ قلمبند کر سکا ہوں اس سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ آپ کس روانی اور طلاقت کے ساتھ تقریر فرماتے ہوں گے۔ لیکن جب اپنی قیام گاہ پر آکر اس پنسل کے شکستہ لکھے ہوئے کو صاف کرتا تو مجھ کو یاد نہیں کہ عبارت کو چست اور درست بنانے کے لئے کہیں کسی فقرہ میں کوئی تغیر و تبدل کرنا پڑا ہو۔ بس آپ کی زبان سے نکلا ہوا ایک ایک حرف اپنی اصلی حالت میں لکھ دیا ہے اور یہ سب کچھ آپ نے ایسی حالت میں لکھوایا ہے کہ گرد و پیش بہت سے مریض، مرید۔ مہمان، طالب علم اور مختلف ضرورتوں والے جمع ہوتے تھے۔ بیچ بیچ میں کئی دفعہ لوگوں کی طرف مخاطب ہونا، کسی کو نسخہ لکھنا، کسی کی عرضی پڑھنا وغیرہ یہ کام بھی ہو جاتے تھے۔

اکبر شاہ خان صاحب نے حضرت صاحب کی لکھوائی سوانح نہایت درجہ عرق ریزی اور محنت سے قلم بند کی۔ اور اس سے قبل ایک مقدمہ اور آخر میں "عطر مجموعہ" کے نام سے آپ ہی کے بیان فرمودہ واقعات سلیقہ سے شامل کر دیئے 1912ء کے آخر میں اسے "مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نورالدین" کے نام سے شائع کر دیا گیا۔

خان بہادر حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے اس کتاب پر ایک نہایت مفصل ریویو لکھا۔ جو اول سے آخر تک پڑھنے کے لائق ہے چنانچہ انہوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کی خودنوشت سوانح کی نسبت لکھا

"ان حالات یا ان کیفیات کے پڑھنے سے پڑھنے والے پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوتی اور عجیب نکات سے آشنا ہونے کا موقعہ ملتا ہے۔ پڑھنے کے بعد یہ کہنا ہی پڑے گا کہ یہ علامہ نور دین کی فطرت شروع ہی سے ایک انوکھا یا نرالا ڈھنگ یا سماں رکھتی تھی طالب علمی کے زمانہ ہی میں مولوی صاحب کی طبیعت میں غیرت دینی، محبت رسول اکرمؐ - عزم، راست گوئی صاف بیانی جرات کا پایا جانا زندہ دلیل اس امر کی ہے کہ قدرت نے ان کا وجود خاص اغراض اور خاص مقاصد کے تابع بنایا تھا۔"

"عطر مجموعہ" کے بارے میں ان تاثرات کا اظہار فرمایا:۔

"یہ مجموعہ یا یہ گلدستہ واقعی عطر بیز یا عطر فشاں ہے اور یہ مجموعہ نادرات انہی الفاظ میں قلمبند ہوا ہے جو خود مولوی صاحب کی اپنی زبان کے ہیں۔ اس مجموعہ میں ناظرین کو بیسیوں ایسی باتیں ملیں گی۔ جو بڑے بڑے حکیموں اور فلاسفروں کے حصہ میں بھی بہ مشکل آئی ہیں۔ یہ گراں بہا نکات یا قیمتی باتیں چند لفظوں میں بیان کر دی گئی ہیں ایسے روپ میں کہ غبی سے غبی طبیعت اور متعصب سے متعصب انسان بھی اثر لئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ باتیں اور یہ نکات مشاہداتی ہی نہیں ہیں بلکہ تجربی بھی! فلسفی ہی نہیں ہیں بلکہ روحانی بھی۔ اخلاقی ہی نہیں بلکہ تمدنی بھی۔ تمدنی ہی نہیں ہیں بلکہ سوشل اور سیاسی بھی۔ ان نکات سے کیا نکلتا ہے مولوی صاحب کی زود رسی، توکل، خدا پر اعلیٰ بھروسہ، تدین، ذہانت، حاضر جوابی، موقعہ شناسی، حسن جواب، حسن دعوت الی اللہ، کشادہ دلی، وسعت قلبی، یہ وہ باتیں اور یہ وہ نکات ہیں جو جو بعض ہی کا حصہ ہوتے ہیں۔

این سعادت بزور بازو نیست

اس عطر مجموعہ سے ناظرین مندرجہ ذیل باتیں خصوصیت سے دیکھ سکتے ہیں کہ ان میں مولوی صاحب کی روش کیا رہی ہے۔ (الف) اہل خاندان کے ساتھ (ب) اہل و عیال کے ساتھ (ج) اپنے شباب کے ساتھ (د) احباب کے ساتھ (ہ) اہل وطن کے ساتھ ان شعبوں میں آپ کو بہت سی اس مجموعہ سے ایسی باتیں ملیں گی۔ جو ملکی اور قومی حمیت غیرت اور دور اندیشی کے گُر ہوں گے۔ ساتھ ہی اس کے آپ کو یہ بھی پتہ لگ جائے گا۔ کہ مولوی صاحب کی پاک طبیعت بناوٹ، تصنع، فریب دہی، خوشامد معیوب وجاہت، جاہ طلبی خود غرضی خود پسندی سے کہاں تک نافر رہی ہے اور نافر ہے۔ اور خدا کا فضل و کرم یہ ہے کہ وہی روش اب تک بھی چلی جاتی ہے۔ علم دوستی، علم پروری میں گویا ان کی طبیعت اور ان کا مذاق اپنی آپ ہی نظیر ہے ہزاروں روپے کا کتب خانہ ان کی اپنی ہی خرید ہے۔ اور اب تک وہ سلسلہ جاری ہے اور دوسری طرف کھانے پینے اور لباس کا یہ حال ہے کہ دیکھنے سے کوئی اجنبی نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ وہی نور دین ہے جو زمانہ بھر میں شہرت رکھتا ہے ان کی بیرونی وجاہت اندرونی وجاہت اور اندرونی عظمت اور علوشان کا عکس ہے۔ کیونکہ بایں حالات رعب اور ہی شان لئے ہوئے ہے۔ ایک طرف احسان پروری کی کوئی حد نہیں اور دوسری جانب احسان فراموشی اور احسان خواہی سے طبیعت کوسوں بھاگتی ہے۔ یہ بات کسی نمائش کی غرض سے نہیں بلکہ طبیعت بھی مستغنی واقع ہوئی ہے۔ اور یہ کہ کوئی دوسرا کیوں تکلیف میں پڑے....

ایک اچھی بات

جب یہ حالت ہے کہ موت کی گھڑی کا علم نہیں اور یہ سچی بات ہے کہ وہ یقینی ہے ٹلنے والی نہیں۔ دانش مند انسان کا فرض ہے کہ ہر وقت اس کے لئے تیار رہے۔

عدل و احسان

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اپنی ایک تصنیف میں عدل و احسان کے عنوان سے مزید فرماتے ہیں۔

برصغیر ہندوستان کے ایک مغل بادشاہ شہنشاہ عالمگیر نے حکم جاری کیا تھا کہ اگر بادشاہ نے کسی کی کوئی شرعی حق تلفی کی ہو تو اس پر عدالت میں چارہ جوئی کی جائے اور اپنے اس فیصلہ کو زیادہ موثر بنانے کے لئے اس نے سارے ملک کی عدالتوں میں شرعی وکیل مقرر کئے کہ وہ عدالت میں مقدمہ دائر کر کے قانون شریعت کے مطابق اس کی تحقیقات کروائیں۔

(تاریخ ہندوستان۔ جلد 8 بادشاہ نامہ عالمگیری ص 477 مصنفہ شمس العلماء ذکاء اللہ دہلوی)

عباسی خلیفہ منصور کے خلاف ایک دفعہ کسی ساربان نے مدینہ کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا۔ خلیفہ مدعا علیہ کی حیثیت سے قاضی کے سامنے پیش ہوا۔ جب قاضی نے خلیفہ کے خلاف فیصلہ دیا تو خلیفہ منصور نے قاضی کے عدل و انصاف کی بہت تعریف کی۔ حیدر علی والئی میسور ہمیشہ رعایا کے آرام و آسائش کا خیال رکھتے۔ اکثر راتوں کو بھیس بدل کر ملک اور رعایا کے حالات معلوم کرتے۔ داد خواہوں کو حکم تھا کہ جب عمالان حکومت کے انصاف سے انہیں تسلی نہ ہو تو بادشاہ کے دربار میں اس کی شکایت کریں۔

دین حق کی تعلیم میں عدل کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ کلام الٰہی میں ظلم (جو عدل اور مساوات کا نقیض ہے) سے باز رہنے کی تلقین 104 مقامات پر ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔(-)

"اللہ تعالیٰ عدل، احسان اور غیر رشتہ داروں سے بھی قریبی رشتہ داروں جیسے سلوک کا حکم دیتا ہے۔" اس میں کلام الٰہی نے انسان کی روحانی اور اخلاقی ترقی کے تین مدارج بیان فرمائے اور ان کے حصول کی تلقین فرمائی۔ اول عدل دوم احسان اور سوئم احسان سے بڑھ کر طبعی جوش سے قریبی رشتہ داروں کی طرح سلوک۔

پہلا درجہ یعنی عدل تو یہ ہے کہ جو حق ہے اس سے جتنا کسی کا حق ہے اس کو دے اگر اس سے کوئی برائی کرے تو اتنی ہی برائی کرنے کا اختیار رکھتا ہے اور اگر کوئی اس سے نیکی کرے تو کم از کم اتنی نیکی ضرور کرے۔

دوسرا درجہ احسان کا ہے کہ اپنے حق سے کم لے اور جتنا اس پر کسی کا حق ہے اس سے زائد دے۔ اسی طرح وہ کسی سے برائی کا بدلہ نہ لے اور نیک سلوک ہی کرے۔

تیسرا اور سب سے بڑا درجہ ایتاء ذی القربیٰ کا ہے۔ یعنی ایسا حسن سلوک جیسا کہ ماں باپ اپنے بچوں سے کرتے ہیں کہ ان کا سلوک اور پیار طبعی جوش سے ہوتا ہے نہ اس لئے کہ اس سے ان کو کوئی فائدہ پہنچے گا۔

اس مختصر مضمون میں چند ایک اصولی امور کا ہی ذکر کیا جا سکتا ہے۔ گو میں نے کوشش کی ہے کہ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

مکرمہ راج بی بی صاحبہ

رانا عطاء اللہ

میری والدہ کا نام راج بی بی تھا۔ جو ایک گاؤں ٹامیوالی میں پیدا ہوئیں۔ آپ نہایت متقی۔ ملنسار۔ مسکین طبیعت۔ رقیق القلب۔ مہمان نواز۔ غریب پرور۔ بااخلاق دعا گو احمدیت کے لئے زبردست غیرت رکھنے والی۔ پابند عبادات اور حد درجہ کی داعی الی اللہ کے علاوہ اپنی اولاد سے بے حد پیار اور محبت کرنے والی تھیں۔ حضرت بانی سلسلہ اور جماعت احمدیہ کے چاروں مقرر کردہ اماموں کی انتہائی درجہ کی عاشق صادق تھیں۔ خدا تعالیٰ سے ہروقت ڈرتی رہتی تھیں۔ امام جماعت کے ہر حکم کی تعمیل کرنے والی تھیں۔ امام جماعت کی طرف سے جو بھی تحریک ہوئی۔ اس پر لبیک کہا۔ مالی قربانیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہی۔ دعوت الی اللہ کا جنون تھا۔ باوجود ان پڑھ ہونے کے آپ کو اختلافی مسائل پر بفضل تعالیٰ پورا عبور حاصل تھا۔ دعوت الی اللہ کا اس قدر شوق تھا۔ کہ جب کبھی عورت خیرات مانگنے والی بھی گھر میں آتی۔ تو اس کو بڑی عزت کے ساتھ اپنے پاس چارپائی پر بٹھاتی۔ اور اس کو بڑے پیار سے جماعت احمدیہ کے بارے میں بتاتی۔ دعوت الی اللہ کے بہانے ان کو چائے پلاتی بعض اوقات روٹی کھلاتی۔ روزانہ اپنے ہاتھ سے خیرات نقدی کی شکل میں نکالتی۔ جب کوئی مرگ واقع ہو جاتی۔ تو وہاں افسوس کرنے کے بعد سارا سارا دن وہاں آنے والی مستورات کو دعوت الی اللہ کرتی۔ اور اس کام میں ہرگز نہ تھکتی۔ بلکہ جس دن زیادہ دعوت الی اللہ کرتی۔ اس دن بہت ہی خوشی محسوس کرتی۔ یہی کردار وہ شادی کی تقریب پر بھی ادا کرتی۔ مجھے اکثر فرماتی کہ شادی بیاہ اور کسی کی وفات پر جانے کا اصل مقصد میرا دعوت الی اللہ کرنا ہوتا ہے۔ اور میں ہمیشہ یہی غرض لے کر گھر سے روانہ ہوتی ہوں۔ حقہ چھوڑنے کا ایمان افروز واقعہ اس طرح بیان فرماتی۔ کہ "میں حقہ پینے کی زبردست عادی تھی۔ ایک دفعہ سال 45-1946ء میں جلسہ سالانہ قادیان گئی۔ تو وہاں پہلے ہی دن حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے حقہ کے نقصانات پر تقریر فرمائی۔ تقریر کے دوران ہی میں نے تہہ کر لیا۔ کہ آج کے بعد میں حقہ ہرگز نہ پیوؤں گی۔ چنانچہ جلسہ گاہ سے واپس آکر حقہ توڑ دیا۔ اور پھر مرتے دم تک حقہ کے نزدیک نہ گئی" فرماتی تھی۔ کہ میں نے اس ارادہ کی تکمیل کے لئے جلسہ گاہ میں ہی اپنے پیارے خدا سے دعا کرنا شروع کر دی۔ اور خدا تعالیٰ نے میری عاجزی کو قبول فرمالیا۔

والدہ صاحبہ عبادات کی بہت سختی سے پابند تھیں۔ مجھے یاد ہے کہ جب ہم چھوٹے چھوٹے تھے۔ اور گندم کی کٹائی کا موسم تھا۔ تو پیاری والدہ صاحبہ روزہ رکھ کر گندم کی کٹائی کرتی تھی۔ عبادت کا یہ حال تھا۔ کہ باقاعدگی سے آخر شب کی عبادت کرتی تھی۔ ساتھ ہی نفلی عبادات بھی بجالاتی تھی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب تک صحت ٹھیک رہی ہر رمضان میں اعتکاف بھی بیٹھتی رہی۔ چوبیس گھنٹے ذکر الٰہی میں مصروف رہتی۔ عبادات کو نہایت سنوار کر ادا کرتی۔ سجدوں کو ہمیشہ دعاؤں آنسوؤں سے تر رکھتی۔ بہت صفائی پسند تھی۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں فخر محسوس کرتی۔ گھر کے کام کاج میں باوجود منع کرنے کے اپنی بہوؤں کا ہاتھ بٹاتی۔

اولاد کے ساتھ انتہائی درجہ کا پیار تھا۔

اگر کوئی آپ کا لڑکا یا پوتا یا پوتی بیت الذکر میں یا بازار میں جا کر ذرا معمول سے زیادہ دیر لگا دیتا۔ تو سخت گھبرا جاتی۔ اور فوراً دعائیں کرنا شروع کر دیتی۔ اور نفل پڑھنا شروع کر دیتی۔ اکثر اوقات ایسا ہوتا کہ آپ ابھی سجدے میں ہوتیں۔ کہ وہ بچہ ہنستا ہوا گھر آجاتا۔ سلام پھیرنے کے بعد اس کو گلے لگا لیتی۔ اور نصیحت فرماتی۔ کہ بیٹا جلد گھر لوٹا کرو۔ میں بہت بے چین ہو جاتی ہوں۔ ہم سب گھر والے اکثر ان سے اس سلسلہ میں ناراض بھی ہوتے۔ کہ آپ کیوں اس قدر جلد پریشان ہو جاتی ہیں تو فرماتی۔ کہ یہ میرے بس کی بات نہیں ہے۔ غریبوں مسکینوں اور خاص کر یتیموں کا بہت ہی خیال رکھتی۔ کوئی یتیم بچہ اگر صدا لگاتا کہ میں یتیم ہوں۔ تو اس کو اپنے پاس بلا کر اس کو گلے لگاتی۔ اس کا منہ ماتھا چومتی۔ روٹی کھلانے کی کوشش کرتی۔ اور جو کچھ اپنے پاس ہوتا۔ اس کو دے دیتی۔ محلے کے ایک غریب یتیم بچے سمی کا سارا خرچ برداشت کیا۔ اس کو مڈل جماعت تک پڑھایا۔ اور اس کی پرورش کی۔ اس کے بعد وہ از خود ہی ایک ڈاکٹر کے پاس بطور کمپونڈر ملازم ہو گیا۔ ہماری والدہ ہمارے ابا جان کی تیسری بیوی تھی۔ پہلی بیوی بغیر اولاد کے فوت ہو گئی۔ دوسری بیوی کے بطن سے دو لڑکیاں ہوئیں۔ پھر وہ بیوی بھی فوت ہو گئی۔ پھر تیسری ہماری والدہ صاحبہ تھیں۔ پہلے پہلے ہماری والدہ صاحبہ کے بطن سے متواتر لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ اس طرح ہمارے والد صاحب کی کل پانچ لڑکیاں ہو گئیں۔ جب ہماری تیسری بہن پیدا ہوئی۔ تو ہماری والدہ کی ایک غیر از جماعت سہیلی نے ایک دن والدہ سے کہا۔ کہ آج ہمارے بڑے پیر صاحب آئے ہوئے ہیں۔ آؤ۔ تم اس کے پاس چلو۔ اس سے تعویذ گنڈا لے لو۔ تاکہ آئندہ تمہارے کوئی لڑکی پیدا نہ ہو۔ میری والدہ صاحبہ فرمانے لگی۔ کہ لڑکی یا لڑکا دینا میرے خدا کے اختیار میں ہے۔ تمہارے پیر کے اختیار میں نہیں۔ اس لئے میں کسی صورت میں تمہارے پیر کے پاس نہیں جاؤں گی۔ اگر خدا نے مجھے لڑکا دینا ہے تو وہ ضرور دے گا۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ خدا تعالیٰ مجھ مسکین کی دعاؤں کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اس پر اس عورت نے کہا کہ تمہارا خاوند تمہیں طلاق دے دے گا۔ انہوں نے کہا۔ کہ اگر مجھے طلاق بھی مل جائے۔ تو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ مگر میں خدا کو چھوڑ کر پیر کے پاس ہرگز نہیں جاسکتی۔ آپ کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین تھا۔ اسی ایمان کے نتیجہ میں ہماری والدہ صاحبہ کو اس واقعہ کے بعد یکے بعد دیگرے پانچ لڑکے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے۔ آپ انتہائی درجہ کی موحد خاتون تھیں اور خدا تعالیٰ کی ذات پر آپ کا غیر متزلزل یقین تھا۔

آپ کو وصیت کرنے کا بے حد شوق تھا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے خاکسار کو توفیق دی۔ اور میں نے اپنی والدہ کی جائیداد کے 1/6 حصہ کی وصیت کرا دی۔ چنانچہ آپ مورخہ 87-6-10 کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملی۔ اور بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین عمل میں لائی گئی۔ آپ کی وصیت تھی۔ کہ ان کی وفات کے بعد بھی تحریک جدید کا چندہ ہر سال اضافہ کے ساتھ ادا کیا جاتا رہے۔ چنانچہ بفضل تعالیٰ خاکسار اس پر بدستور عمل پیرا ہے۔ آپ اکثر مندرجہ ذیل چار خواہشات کا ذکر کرتی رہتی تھیں:-

1- یہ کہ خدا تعالیٰ مجھے تلخی کی موت سے بچائے۔

2- یہ کہ بوقت وفات خاکسار (عطاء اللہ) گھر میں موجود ہو (کیونکہ بوجہ ملازمت یہ خدشہ تھا کہ شائد خاکسار گھر پر موجود نہ ہو۔)

3- یہ کہ وفات میری اس لڑکے کے گھر میں ہو۔ جہاں میری ڈولی آئی تھی۔ اور جہاں ڈولی آئی تھی۔ وہاں ہی سے جنازہ نکلے۔ (خدا جانے یہ کیوں خواہش تھی)

4- یہ کہ میری تدفین بہشتی مقبرہ میں ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ہماری پیاری والدہ صاحبہ کی چاروں خواہشات کو محض اپنے فضل سے پورا فرمایا۔ اور والدہ صاحبہ نے ذکر الٰہی کرتے ہوئے جان جان آفریں کے سپرد نہایت سکون و اطمینان سے کی۔ 2- بوقت وفات خاکسار (عطاء اللہ) گھر میں موجود تھا۔ اور خاکسار کی گود میں والدہ صاحبہ اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوئیں۔ اور بوقت وفات والدہ صاحبہ کو اس بات کا اچھی طرح احساس تھا۔ کہ ان کا بچہ عطاء اللہ ان کے پاس موجود ہے۔ 4- بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے لائی گئی۔ 3- آپ کی چارپائی (جنازہ) خاکسار عطاء اللہ کے گھر سے نکلی۔ اور خاکسار کے حصہ میں بھی وہ گھر آیا۔ جہاں والدہ صاحبہ کی ڈولی آئی تھی۔ غرضیکہ چاروں خواہشات اللہ تعالیٰ نے پوری فرمادیں۔

میری والدہ صاحبہ کم از کم پانچ مرتبہ موت اور زندگی کی کشمکش سے معجزہ طور پر بچیں۔

1- سال 1947ء سے پہلے کا واقعہ ہے کہ والدہ صاحبہ ہماری ایک نو بیاہتا ہمشیرہ کے ہمراہ بھلوال ضلع سرگودھا کے نزدیک چک نمبر18 شمالی میں ہماری دوسری بہن کو ملنے کی غرض سے بذریعہ ریل سرگودھا سے بھلوال پہنچی۔ وہاں سے چک کو اس زمانہ میں ٹانگے جایا کرتے تھے۔ بوجہ گرمی کے موسم کے ٹانگے سہ پہر کے بعد جایا کرتے تھے۔ مگر والدہ صاحبہ نے اس خیال سے کہ صرف ساڑھے تین میل کا تو فاصلہ ہے۔ ایک ڈیڑھ گھنٹے میں چک پیدل پہنچ جائیں گی۔ پیدل چل پڑیں۔ کیونکہ اس وقت دن کے نو بجے تھے۔ راستہ سنسان تھا۔ اڑھائی میل سفر طے کر چکیں۔ تو ایک ڈاکو نے ہاتھ میں خنجر لے کر قریب پہنچ کر کہا۔ کہ جو کچھ ہے وہ میرے حوالے کر دو۔ اس وقت ہماری ہمشیرہ کے گلے اور کانوں اور ہاتھوں میں زیور پہنا ہوا تھا۔ اور کچھ نقدی بھی پاس تھی۔ والدہ صاحبہ نے جب وہ ڈاکو ذرا دور ہی تھا تو انہوں نے دعائیں مانگنا شروع کر دیں اسی دوران پاس ہی فصل میں سے ایک آدمی جس کے ہاتھ میں کلہاڑی تھی۔ اچانک نمودار ہو گیا۔ اس کو دیکھتے ہی وہ ڈاکو دوڑ گیا۔ اس فرشتہ انسان نے ہماری والدہ کو کہا۔ کہ اس سڑک پر بہت ڈاکے اور وارداتیں ہوتی ہیں۔ تمہیں اس طرح اکیلے نہیں چلنا چاہئے تھا۔ پھر اس فرشتہ خصلت انسان نے دونوں ماں بیٹی کو حفاظت کے ساتھ چک میں پہنچا دیا۔

2- چک نمبر98 شمالی سرگودھا میں ہماری دو بہنیں بیاہی ہوئی ہیں۔ ہماری والدہ صاحبہ ایک دفعہ اپنی بیٹیوں کو ملنے کے لئے وہاں گئی۔ رات کو ان کو نواری پلنگ پر لیٹنے کے لئے بستر کر دیا۔ سردیوں کا موسم تھا۔ کہیں سے رات کے پہلے حصہ میں کالا پھن والا سانپ کسی طرح پلنگ کے اندر داخل ہو گیا۔ والدہ صاحبہ نے سمجھا۔ کہ چند چوہے آگے پیچھے اندر داخل ہو کر دوڑ رہے ہیں۔ اپنی لڑکیوں کو آواز دی۔ کہ بیٹا اٹھو نا مجھے یہ چوہے تنگ کر رہے ہیں۔ ہمارے بہنوئی اٹھے۔ انہوں نے پلنگ پر زور کی چھڑی ماری۔ تو اندر سے خوفناک سانپ کی آواز آئی انہوں نے کہا۔ کہ یہ تو سانپ ہے۔ اس پر گھر کے سب چھوٹے بڑے جاگ اٹھے۔ اور لاٹھیاں پکڑ پلنگ پر مارنے لگ گئے۔ اس اثنا میں سانپ کسی طرح نیچے کی طرف سے نکل آیا۔ اور پلنگ کے نیچے پھن پھلا کر غصے سے پھنکارنے لگا۔ بہرحال سانپ کو مار دیا گیا۔ اور اس طرح والدہ صاحبہ معجزانہ طور پر زہریلے اور خطرناک سانپ سے زندہ سلامت بچ گئیں۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل یکم جون 1926ء

ہماری تاریخ

احمدیہ گزٹ کا اجراء

امید ہے یہ خبر بڑی خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائیگی کہ "احمدیہ گزٹ" جس کی اشاعت کا خاص طور پر انتظار کیا جارہا تھا۔ 26 مئی 1922ء سے شائع ہونا شروع ہو گیا۔ اور پہلا نمبر منصہ شہود پر آگیا۔ اسی سلسلہ میں یہ امر بھی نہایت اطمینان کا باعث ہو گا کہ اس اہم پرچہ کی عنان ادارت سلسلہ کے قابل اور کہنہ مشق اخبار نویس جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کے سپرد ہوئی ہے۔ محترم قاضی صاحب کو سلسلہ عالیہ کی اخبار نویسی میں جو درجہ اور امتیاز حاصل ہے وہ محتاج تشریح نہیں۔ اور اس نہایت اہم کام کے لئے ان کا انتخاب نہایت ہی موزوں اور مناسب ہے۔ اور خود ان کے لئے بھی قابل صد فخر۔

"احمدیہ گزٹ" کے اجراء کی ضرورت۔ اغراض و مقاصد اور خریداری کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بحیثیت ناظر اعلیٰ جو سطور رقم فرمائی ہیں۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہیں۔ تاکہ احباب پوری طرح "احمدیہ گزٹ" کے متعلق آگاہ ہو سکیں۔

حضرت موصوف تحریر فرماتے ہیں:۔

"احمدیہ گزٹ" کے اجراء سے یہ مقصود ہے کہ مختلف جماعت ہائے و انجمن ہائے احمدیہ و نیز افراد سلسلہ کو ایک باقاعدہ صورت میں سلسلہ کے مرکزی صیغہ جات کی کارگزاری اور ان کے حالات و اخبار اور اعلانات کا علم ہوتا رہے۔ تاکہ ممبران جماعت نظام سلسلہ اور اس کی کارگزاریوں کے متعلق ہر وقت پورے طور پر آگاہ رہیں۔ اور زیادہ بصیرت کے ساتھ سلسلہ کے انتظامی کاموں میں دلچسپی سے حصہ لے سکیں۔ اب تک سلسلہ کے اخبارات خصوصاً الفضل سے ایک حد تک احمدیہ گزٹ کا کام لیا جاتا رہا ہے۔ لیکن چونکہ اخبارات اپنی عام اغراض و مقاصد کے ماتحت شائع کئے جاتے ہیں۔ اور ان کا حلقہ اشاعت بھی ایسا وسیع ہوتا ہے۔ جو بعض صورتوں میں ایک گزٹ کے لئے مناسب نہیں۔ اور پھر بعض اوقات اخبارات کے ایڈیٹران اپنے اخباروں میں محکمانہ رپورٹوں اور مرکزی دفاتر کے حالات و اخبار و اعلانات کے لئے کافی گنجائش بھی نہیں نکال سکتے۔ اس لئے ایک علیحدہ گزٹ کا شائع کیا جانا ضروری خیال کیا گیا ہے۔

اور یہ امید کی جاتی ہے کہ احمدیہ گزٹ کے الگ طور پر شائع ہونے سے افراد و جماعت ہائے احمدیہ کی دلچسپی نظام سلسلہ کے ساتھ بڑھ جائے گی۔ اس تجویز سے ایک حد تک یہ بھی امید کی جاتی ہے کہ مرکزی دفاتر کے بعض اخراجات میں تخفیف کی صورت پیدا ہو سکے گی یعنی اب جو موجودہ نظام کے ماتحت ہر صیغہ کی طرف سے الگ الگ اعلانات وغیرہ علیحدہ علیحدہ کاغذات پر الگ الگ ٹکٹ ڈاک لگائے جا کر مختلف جماعتوں کو بھیجے جاتے ہیں۔ اور اس طرح خرچ بڑھ جاتا ہے۔ احمدیہ گزٹ کے اعلانات ایک ہی جگہ سے شائع ہو کر جماعتوں کو بھیجے جائیں گے اس کے کہ گزٹ ایک موقت الشیوع رسالہ ہو گا۔ قواعد ڈاکخانہ کے ماتحت اس کے اخراجات ٹکٹ میں بھی بہت کفایت ہو گی۔

اس گزٹ میں مختلف محکمہ جات کی رپورٹیں اور سرکلر چٹھیاں اور تحریکات اور دوسرے تمام ضروری امور جن کا مرکزی صیغجات کی طرف سے جماعت کو علم دیا جانا ضروری ہو۔ شائع کئے جائیں گے۔ مرکزی صیغجات کے متعلق ضروری خبریں نیز کارکنوں کی تبدیلیوں اور رخصتوں اور تعینات کے متعلق بھی ضروری اطلاعات درج کی جائیں گی۔ حضرت امام جماعت الثانی کی طرف سے انتظام سلسلہ و مرکزی صیغجات کے متعلق ضروری ہدایات و ارشادات و احکام بھی احمدیہ گزٹ میں شائع ہوں گے۔

فی الحال احمدیہ گزٹ کی اشاعت ماہواری ہو گی۔ لیکن اگر یہ سلسلہ ثابت ہوا۔ تو ارادہ ہے کہ جلد ہی اس کی اشاعت کو پندرہ روزہ کر دیا جائے گا۔ اور پھر بعد میں خدا چاہے تو سرکاری گزٹ کی طرح ہفتہ وار اشاعت بھی ہو سکے گی۔ خاص خاص موقعوں پر عام نمبروں کے علاوہ احمدیہ گزٹ کے خاص نمبر بھی شائع کئے جائیں گے۔ احمدیہ گزٹ کی قیمت فی الحال ایک روپیہ سالانہ رکھی گئی ہے۔ اور تمام انجمن ہائے احمدیہ کے لئے یہ ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ وہ کم از کم اس کی ایک ایک کاپی اپنے خرچ پر خریدیں۔ افراد جماعت بھی اگر پرائیویٹ طور پر احمدیہ گزٹ کے خریدار بننا چاہیں۔ تو ناظر تالیف و تصنیف کی اجازت سے مقررہ قیمت پیشگی ادا کرنے پر خریدار بن سکتے ہیں۔"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

اس وقت تم بیعت کرتے ہو یہ بیعت توبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ جو کوئی توبہ کرے گا اس کے گناہ بخش دوں گا۔ گناہ کے یہ معنے ہیں کہ انسان دیدہ دانستہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے۔ اور ان احکام کے برخلاف کرے جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ اور ان باتوں کو کرے جن کے کرنے سے منع فرمایا ہے۔

یاد رفتگان

محترم حکیم فضل الٰہی صاحب

مہوش اعجاز

میرے نانا ابو حکیم فضل الٰہی صاحب 1913ء میں راہوں ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم رحمت اللہ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ تھے۔ میرے نانا ابو پیدائشی احمدی تھے۔ آپ بہت نیک سیرت تھے اور آپ کو سلسلہ سے بے حد عشق تھا۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا کوئی گھر آجاتا یا بیت الذکر میں جب جاتے تب بھی اور اگر کوئی غیر از جماعت صاحب ملتے انہیں گھر آنے کی دعوت دیتے بہت حسن خلق سے پیش آتے اور باتوں ہی باتوں میں بڑے آرام سے بہت سے مسائل انہیں سمجھا دیتے۔ آپ کو دین سے والہانہ عشق تھا۔ بلا ناغہ صبح دو اڑھائی بجے اٹھ کھڑے ہوتے اور آخر شب کی عبادت کرتے۔ سب کے لئے رو رو کر دعائیں کرتے۔ میرے نانا ابو دین کی باتیں کثرت سے کرتے تھے۔ آپ بہت سادہ طبیعت کے مالک ایک نیک دل انسان تھے۔ کسی بیمار کا سن کر آپ اس کی عیادت کو جاتے اور بیماروں کی صحت و تندرستی کے لئے دعائیں بھی کرتے۔ آپ دعاؤں پر بھی بہت زور دیتے خود بھی بہت دعائیں کرتے اور ہمیں بھی دعائیں کرنے کی نصیحت کرتے۔ آپ کہا کرتے تھے کہ دعائیں کرنے سے بڑی بڑی مشکلیں آسان ہو جایا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں ضرور سنتا ہے اور ان پر اپنا فضل کرتا ہے۔

میرے نانا ابو کے محترم دوست مکرم محمد اسماعیل منیر صاحب کی زبانی کچھ باتیں "خاکسار کا رابطہ مکرم و محترم حکیم فضل الٰہی صاحب سے 1950ء میں ہوا۔ جب کہ خاکسار جامعہ احمدیہ احمد نگر سے مربیان کلاس پاس کر کے وکالت تبشیر میں حاضر ہوا۔ محترم حکیم فضل الٰہی صاحب سری لنکا سے آئے ہوئے تھے۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے خاکسار کو سری لنکا میں تحریک جدید کا مشن کھولنے کے لئے مقرر فرمایا تھا۔ خاکسار اگست 1951ء میں اپنی اہلیہ کے ہمراہ کولمبو پہنچا تو حکیم صاحب نے جماعت کے دوستوں کے ہمراہ اہلاً و سہلاً و مرحبا کہا۔ محترم حکیم فضل الٰہی صاحب نے دعوت الی اللہ اور تربیت کے کام میں خاکسار کی بہت رہنمائی کی۔ آپ کی طبیعت میں بہت سادگی تھی ہر قسم کے تکلف سے پاک۔ خاکسار سات سال وہاں گزار کر واپس آگیا۔ حکیم صاحب بھی واپس آگئے۔ جمعہ کے دن بیت الاقصیٰ میں حکیم صاحب سے خاکسار کی ملاقات ہو جایا کرتی تھی۔ سری لنکا میں ان کی غذا دعوت الی اللہ اور تربیت تھی تو ربوہ میں عبادات اور کلام الٰہی اور بچوں کو پڑھانا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں جنت میں ارفع مقام عطا فرمائے اور ہمیں آپ کے نیک کاموں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔"

میرے نانا ابو کو دنیاوی چیزوں سے قطعی کوئی لگاؤ نہیں تھا۔ طبیعت بہت سادہ اور ہر قسم کی نمود و نمائش سے پرہیز کرتے تھے۔ اس کے برعکس آپ کی نظر ہمیشہ اپنی آخرت کو سنوارنے پر لگی رہتی۔ آپ نے اپنی اخروی زندگی کے لئے بہت کمایا۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ سے یہی دعا ہوتی یا اللہ میں تو تیرا گنہگار بندہ ہوں میرے گناہ بخش دے اور میرا انجام بخیر فرما۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کیا خوب قبول فرمائی آپ جمعرات کی شام جلسہ کی کارروائی دیکھ کر گھر آئے ہیں۔ پیٹ میں درد محسوس کیا رات دس بجے ہاسپٹل لے کر گئے ہیں لیکن ایک رات بھی ہاسپٹل میں نہیں گزری اور صبح تین بجے بروز جمعہ جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ وہ وقت جس وقت اٹھ کر آپ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دیتے آخر شب کی عبادت بجا لاتے اسی وقت پر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس نیک بندے کو اپنے پاس بلا لیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرے نانا ابو مکرم و محترم حکیم فضل الٰہی صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آپ کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ آمین۔

29۔ دسمبر 1995ء بروز جمعہ آپ نے وفات پائی اور اسی روز جمعہ کے بعد آپ کا جنازہ ہزاروں لوگوں نے پڑھا۔ اور موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

جو لوگ دل سے دعا کرتے ہیں خدا تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ آسمان زمین اور سب اشیاء کا خالق ہے ویسے ہی وہ توبہ کا بھی خالق ہے۔ اور اگر اس نے توبہ کو قبول کرنا نہ ہوتا تو وہ اسے پیدا ہی نہ کرتا گناہوں سے توبہ کرنا کوئی چھوٹی بات نہیں۔ سچی توبہ کرنے والا خدا تعالیٰ سے بڑے بڑے انعامات پاتا ہے۔ یہ اولیا قطب، غوث کے مراتب اسی واسطے لوگوں کو ملتے ہیں کہ وہ توبہ کرنے والے تھے۔ اور خدا تعالیٰ سے ان کا پاک تعلق تھا۔ اس واسطے ہرگز نہیں ہے کہ وہ منطق فلسفہ اور دیگر علوم طبعیہ وغیرہ میں ماہر تھے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ ان بندوں میں داخل ہو جاتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

جنوبی لبنان کا مسئلہ

اسرائیل کے وزیراعظم نیتن یاہو نے جنوبی لبنان کا مسئلہ حل کرنے کے لئے ایک اشارہ دیا ہے۔ جنوبی لبنان کے ایک علاقے پر اسرائیل نے قبضہ کر رکھا ہے اور ایک خود ساختہ سیکیورٹی زون بنا رکھا ہے۔ اس کے جواب میں شام کی حمایت سے کام کرنے والے شیعہ ملیشیا کے مسلح جوان بار بار اسرائیل کے علاقے میں جا کر کارروائیاں کرتے ہیں جس کے نتیجے میں اسرائیل کا جانی نقصان ہوتا رہتا ہے۔ اسرائیل سے عربوں کا یہ مطالبہ ہے کہ وہ جنوبی لبنان کے علاقے کو خالی کردے۔

اسرائیل کے وزیراعظم تین یاہو فلسطینیوں کے ساتھ تو سرد مہری کا رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں لیکن شام اور لبنان کے ساتھ وہ امن سمجھوتہ کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ اب اسرائیل کے وزیر داخلہ نے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے ایک تجویز پیش کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ لبنان میں خود ساختہ حفاظتی زون سے اس کی فوجوں کے انخلاء کے بعد امریکی اور عرب ممالک کی ایک مشترکہ فوج جنوبی لبنان میں گشت کیا کرے۔

وائس آف امریکہ کے مطابق ایک اخبار سے انٹرویو میں انہوں نے کہا ہے کہ اسرائیل امریکہ مصر اور اردن کے فوجیوں پر مشتمل ایک فوج کی گشت کی اسرائیل نہ صرف حمایت کرے گا۔ بلکہ اس پر اٹھنے والے اخراجات میں بھی حصہ لے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر شام اس عمل میں بطور مبصر حصہ لینا چاہے تو اسرائیل کو کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ جنوبی لبنان سے اسرائیلی فوج کے انخلاء کے بعد شعیہ ملیشیا حزب اللہ کے پاس اسرائیل پر حملہ کا کوئی جواز نہیں ہو گا۔

ایک طرف تو اسرائیل کے وزیر جنوبی لبنان کا مسئلہ حل کرنے میں کوشاں ہیں اور دوسری طرف اسرائیل اردن کے مقبوضہ علاقے میں یہودی بستیاں تعمیر کرے گا۔ اسرائیل کی حکومت نے یہودی آباد کاروں کو تین سو گھر فراہم کرنے کی پیشکش کی ہے۔ بی بی سی کے مطابق یہ گھر وزیراعظم بنجمن تین یاہو کی اس پالیسی کا حصہ ہیں جس کے تحت مقبوضہ علاقوں میں یہودی آباد کاروں کو آباد کرنے کے رجحان کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

عرب ممالک اسرائیل کے وزیراعظم کی اس کوشش کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں اور اسے فلسطینیوں کے ساتھ طے پانے والے امن معاہدے کی بھی خلاف ورزی قرار دے رہے ہیں۔

OOO

امرناتھ ٹریجیڈی

مقبوضہ کشمیر میں امرناتھ یاترا پر جانے والوں میں سے جو لوگ برف باری میں پھنس کر رہ گئے تھے ان میں سے ہلاک ہونے والے ہندو یاتریوں کی تعداد 200 تک پہنچ گئی ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق مطلع صاف ہو جانے کے بعد اب امدادی کارروائیوں میں تیزی آگئی ہے۔ ان یاتریوں کو بچانے کے لئے انڈین ائرفورس کے ہیلی کاپٹروں کی خدمات حاصل کرلی گئی ہیں۔ دس ہزار یاتری ابھی تک اس علاقے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ جہاں برف باری اور شدید خراب موسمی حالات کی وجہ سے ذرائع آمدورفت بند ہو چکے ہیں۔

وائس آف امریکہ کے مطابق زندہ بچ جانے والے یاتریوں نے بتایا ہے کہ وہ اس لئے بچ سکے ہیں کہ کشمیر کے مسلمانوں نے انہیں کمبل فراہم کئے اور کھانے پینے کا سامان دیا۔

بھارت میں انسانی جانوں کے اس شدید اتلاف پر سخت غم و غصے کا اظہار کیا جا رہا ہے اور اس کا ذمہ دار بھارتی حکومت کو ٹھہرایا رہا ہے۔ اور اس واقعے کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔

OOO

انڈونیشیا کی وارننگ

انڈونیشیا کی حکومت نے امریکہ کی انسانی حقوق کی دو تنظیموں کو خبردار کیا ہے کہ وہ سیاسی معاملات میں اقتصادی معاملات کو ملوث نہ کریں۔ یاد رہے کہ انسانی حقوق کی ان دو امریکی تنظیموں نے انڈونیشیا کی طرف سے ایک اپوزیشن جماعت پر پابندی عائد کئے جانے کے باعث عالمی برادری سے اپیل کی ہے کہ وہ انڈونیشیا کا اقتصادی بائیکاٹ کریں۔ ان امریکی تنظیموں نے الزام عائد کیا ہے کہ انڈونیشیا کی حکومت، اپوزیشن جماعت طلبہ اور انسانی حقوق کی تنظیموں پر پابندی عائد کر کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی مرتکب ہوئی ہے۔

OOO

جنرل لیبیڈ کی کوششیں

روس کی قومی سلامتی کے مشیر اور وزیر دفاع جنرل الیگزینڈر لیبیڈ نے گزشتہ روز ماسکو میں روسی وزیراعظم مسٹر چرنومردین سے ملاقات کی اور انہیں چیچنیا کے تنازعہ کے سیاسی حل کے سلسلے میں چیچن جانبازوں کی پیش کردہ تجاویز سے آگاہ کیا۔ مسٹر لیبیڈ اس بارے میں روسی صدر سے صلاح و مشورہ کے لئے واپس آئے ہیں۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

زندگی کے ہر اس پہلو کے متعلق کچھ بیان آجائے جو عدل و احسان کے متعلق دین حق کی تعلیم کی خوبصورتی کو واضح کردے۔

اہلی زندگی کو ہی لیجئے جو (صاحب ایمان) ان سب شرائط اور پابندیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو دین حق نے عائد کی ہیں، ایک سے زائد شادی کرنے پر مجبور ہوں، تب بھی ان کو حکم ہے کہ اگر تم کو اپنے پر پورا اعتماد نہ ہو کہ تم ایک سے زائد بیویوں کے درمیان انصاف کر سکو گے تو پھر دوسری شادی کی اجازت نہیں۔(-)

یتامیٰ سے انصاف کا سلوک کرنے کے بارے میں ارشاد ہے:-(-)

یتیموں کے معاملہ میں انصاف کو ہمیشہ مدنظر رکھو۔

عدالتی معاملات، تجارتی کاروبار اور لین دین کے متعلق تحریری دستاویز کو ضروری قرار دیا۔ فرمایا (-) اور چاہئے کہ کوئی لکھنے والا تمہارے درمیان طے شدہ معاہدہ کو انصاف سے لکھے یعنی صحیح صحیح۔

کسی قضیہ یا مقدمہ یا اختلاف کی صورت میں بعض شہادت دینے والوں کا قدم جادہ اعتدال سے تین وجوہ سے ڈگمگانے کا احتمال ہوتا ہے۔ ایک تو یہ کہ ایک فریق مقدمہ والدین یا اپنا کوئی قریبی عزیز، رشتہ دار یا دوست ہو۔ یا اس وجہ سے کہ گواہ کو اس شخص سے دشمنی ہو جس کے متعلق گواہی کے لئے اس کو بلایا گیا ہو۔ یا اس لئے کہ حاکم وقت یا کوئی بارسوخ فرد اس شخص سے عناد رکھتا ہو جس کے متعلق گواہ نے گواہی دینی ہے اور حاکم یا اثر والے کے خوف سے وہ سچی شہادت دینے سے ڈرتا ہو بہرحال جو بھی صورت ہو (دین حق) کا یہی حکم ہے کہ عدل کے مقام سے نہیں ہٹنا۔ پھر عدل و انصاف کی راہ میں سب سے کٹھن منزل اپنے نفس کے مقابلہ میں بھی عدل و انصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔(-)

اے ایمان والو تم پوری طرح انصاف پر قائم رہنے والے اور اللہ تعالیٰ کے لئے سچی گواہی دینے والے بن جاؤ۔ گو تمہاری یہ گواہی اپنے خلاف ہی پڑتی ہو۔ پھر فرماتا ہے (-) اور جب تم کوئی بات کہو تو گو وہ شخص جس کے بارے میں بات کہی گئی ہو تو قریبی دوست ہو، انصاف سے کام لو۔"

کاروبار کرنے والے تاجر ہوں، صناع ہوں، زمیندار ہوں یا دوکاندار ان کو حکم ہے۔ (-) ماپ تول، وزن اور پیمانہ میں انصاف سے کام لو۔

عدلیہ، انتظامیہ اور قانون ساز اسمبلیوں کے متعلق بھی واضح ہدایات (کلام الہی) میں بیان فرمائی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) اللہ تمہیں یقیناً اس بات کا حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے مستحقوں کے سپرد کرو۔ اور یہ کہ جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل سے فیصلہ کرو۔ اللہ جس بات کی تمہیں نصیحت کرتا ہے وہ یقیناً بہت ہی اچھی ہے۔ اللہ یقیناً بہت سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ اس آیت میں نظام حکومت چلانے والے تین اداروں یعنی قانون بنانے والے نظم و نسق چلانے والے اور قانون پر عمل کروانے والے کے متعلق ہدایات ہیں۔

اول عوام ایسے نمائندگان کا انتخاب کریں جو دیانت دار، اہل الرائے اور سمجھ بوجھ رکھنے والے ہوں۔

دوم نظم و نسق چلانے کے فرائض ایسے لوگوں کے سپرد کئے جائیں جو ہر قسم کے تعصبات سے پاک اور بغیر رعایت یا جنبہ داری اپنے فرائض ادا کرنے کے اہل ہوں اپنے عہدے سنبھالنے کے بعد وہ ہر قسم کی پارٹی بازی اور گروہ بندی سے بالا ہونے چاہئیں۔

سوئم عدلیہ کو حکم ہے کہ ہمیشہ عدل و انصاف کو مدنظر رکھے۔ ملک کا بڑے سے بڑا افسر بھی قانون سے بالا نہیں ہونا چاہئے۔ اس سے یہ استنباط بھی کیا جا سکتا ہے۔ اسلامی تعلیم کی رو سے عدلیہ انتظامیہ کے ماتحت نہیں بلکہ آزاد ہونی چاہئے۔ کیونکہ اگر عدلیہ انتظامیہ کے ماتحت ہو یا ان کا خلط ملط ہو تو قاضیوں یا ججوں کو ڈرا دھمکا کر یا بعض اور ناجائز ذرائع اختیار کر کے اپنی مرضی کے فیصلہ کروائے جا سکتے ہیں۔

بقیہ صفحہ 4

3۔ ایک دفعہ اڈہ لاریاں سے اپنی چھوٹی بیٹی اور داماد کے ہمراہ ٹانگے پر سوار ہو کر گھر آ رہی تھیں۔ کہ راستے میں دو بھینسیں آپس میں لڑتی لڑتی ایک بھینس ٹانگے کے بالکل قریب پہنچ گئی۔ اور اسی اثناء میں کسی طرح بھینس کا سینگ ٹانگے کے اگلے حصہ میں پھنس گیا۔ اگر ذرا سا بھی بھینس زور لگاتی۔ تو بہت بڑا حادثہ ہونے کا امکان تھا۔ مگر خدا نے محض والدہ صاحبہ کی دعاؤں کے طفیل (کہ وہ دوران سفر باتوں کی بجائے دعائیں کرتی رہی تھی) حادثہ سے اس طرح بچالیا۔ کہ بھینس خاموش سر جھکائے کھڑی رہی۔ اور کوچوان نے آرام سے اس کے سینگ کو آزاد کر دیا۔ اس طرح والدہ صاحبہ بمع اپنی بیٹی اور داماد کے خیریت سے گھر پہنچ گئے۔

4۔ خاکسار اپنا مکان بنوا رہا تھا۔ مستری 12 بجے روٹی کھانے گھر گئے ہوئے تھے۔ والدہ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم سب اسی گھر میں کھانا کھانے کے لئے ادھر ادھر بیٹھے ہوئے تھے۔ والدہ صاحبہ تیار ہونے والی دیوار کے سائے کے نیچے روٹی کھا رہی تھیں۔ اس دیوار کی تعمیر کے سلسلہ میں مستریوں نے کچھ "کوازے" بنائے ہوئے تھے۔ (جن پر بیٹھ کر کام کیا جاتا ہے۔) ان کو کوازوں کو ایک لکڑی کا سہارا دیا ہوا تھا۔ ایک بچہ کھیلتا ہوا۔ اس کے پاس سے رگڑ کر گزرا۔ تو کوازے دھڑام سے نیچے زمین پر آ گئے۔ مگر ہم آج تک حیران ہیں۔ کہ تمام قسم کا ملبہ اور بالے اور شہتیر وغیرہ ادھر ادھر تو گر گئے۔ مگر ہماری والدہ صاحبہ بال بال بفضل تعالیٰ بچ گئیں۔

5۔ بچپن کے زمانہ میں دیہاتی لڑکیاں اس دور میں اکٹھی ہو کر گائیں اور بھینسیں وغیرہ چراتی تھیں۔ ایک دفعہ سب سہیلیاں جانور چرا رہی تھیں۔ کہ سورج ڈوبنے لگا۔ اس وقت تک کسی وجہ سے ملاح نہ آیا۔ کشتی دریا کے دوسرے کنارے پر تھی۔ اندھیرا ہونے لگا۔ دریا بھی ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ کسی کی جرأت نہ ہوئی۔ کہ دریا کو تیر کر عبور کر کے کشتی کو لے آئے۔ والدہ صاحبہ نے دعا کی۔ اور خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے دریا میں کود پڑیں۔ اور پار جا کر کشتی کو لے کر دوسرے کنارے پر واپس پہنچ کر سب سہیلیوں کو سوار کیا۔ اور اس طرح کشتی کے ذریعہ نہ صرف خود بلکہ تمام سہیلیوں کو بھی سلامتی سے گھر لے آئیں۔ گھر آ کر پتہ چلا۔ کہ ملاح کے ہاں کوئی فوتیدگی ہو گئی تھی۔ گھر والے چراگاہ کی طرف جا ہی رہے تھے۔ کہ راستے میں ہی ملاقات ہو گئی۔ یہ واقع سن کر سب کے سب والدہ صاحبہ کی ہمت کو داد دینے لگ گئے۔ اور حیران بھی ہوئے۔

اور اس طرح خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میری والدہ صاحبہ کو پانچ بار بڑے ہی معزانہ رنگ میں صحیح سلامت زندہ بچالیا۔

دعا ہے کہ خداوند کریم ہماری والدہ صاحبہ کے درجات کو بہت ہی بلند فرمائے۔ اور ہم سب کو جو ان کی اولاد ہیں کو ان کے نیک اور جرأت مندانہ نمونہ پر چلنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

ہماری والدہ صاحبہ نے سال 1953 سال 1974ء اور سال 87 تا 1981ء کا پر آشوب اور ابتلاؤں کے دور کو نہایت ایمان۔ پر یقین اور جرأت کے ساتھ گزارا۔ اور ہمیں ہر دم حوصلہ دیتی رہتی اور تلقین فرماتی کہ جان دے دینا مگر احمدیت کو نہ چھوڑنا۔ ان کی تربیت کا ہی اثر ہے کہ سب بہن بھائی دعوت الی اللہ کے میدان میں ہر وقت سرگرم عمل رہتے ہیں۔

قرارداد تعزیت

○ جماعت احمدیہ پشاور شہر- اجلاس منعقدہ 19-جولائی 1996ء

بتاریخ 15-جولائی 1996ء بروز سوموار ضلع پشاور کی دیہاتی جماعت اچینی پایاں کے ایک مخلص بزرگ محترم اکبر شاہ صاحب ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ آپ اچینی جماعت کے پریذیڈنٹ تھے۔ اور اس عہدہ پر کافی عرصہ تک فائز رہے۔

ہم جملہ تمام افراد جماعت احمدیہ پشاور شہر مکرم اکبر شاہ صاحب کے سانحہ ارتحال پر پسماندگان میں موجود تمام عزیزوں کے ساتھ تعزیت کرتے ہوئے انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ نیز ہم سب دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم اکبر شاہ صاحب کے پسماندگان کو صبر کے ساتھ راضی بہ رضا رہنے کی توفیق بخشے۔

موخہ 15-جولائی 1996ء بروز سوموار پشاور جماعت سے تعلق رکھنے والے ایک اور مخلص بزرگ محترم چوہدری ناصر احمد صاحب جو کہ حیات آباد پشاور میں مقیم تھے ہم سے رخصت ہو گئے۔

چوہدری ناصر احمد صاحب ایئر ہیڈ کوارٹر کی تبدیلی کے ساتھ کراچی سے پشاور آئے تھے۔ اور پشاور میں ایک لمبا عرصہ جماعت کے سیکرٹری مال رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد درمیان میں کچھ عرصہ کے لئے اسلام آباد چلے گئے۔ لیکن جلد ہی واپس آ گئے کیونکہ پشاور جماعت سے انہیں بہت لگاؤ تھا۔

محترم چوہدری ناصر صاحب' محترم اکبر شاہ صاحب کے جنازہ کے لئے آئے تھے۔ ابھی صفیں درست ہو رہی تھیں کہ اچانک آپ پر دل کا حملہ ہوا۔ فوراً ہسپتال لے جایا گیا۔ جب ہم اکبر شاہ صاحب کے جنازہ اور تدفین سے فارغ ہو کر واپس ہوئے تو اطلاع ملی کہ محترم چوہدری ناصر احمد صاحب بھی اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں۔

مورخہ 15-جولائی 1996ء کو جماعت احمدیہ واہ کینٹ کے ایک نہایت ہی مخلص اور فدائی احمدی مکرم منور احمد جاوید صاحب موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔

آپ ہماری جماعت کے سیکرٹری دعوت الی اللہ مکرم ڈاکٹر منصور احمد وقار صاحب کے بڑے بھائی تھے۔ مکرم منور احمد جاوید صاحب بھی ایک لمبے عرصہ سے واہ کینٹ جماعت میں دعوت الی اللہ کے سیکرٹری تھے۔ دعوت الی اللہ کے کام کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ دعوت الی اللہ کی خاطر اپنے ضروری سے ضروری کاموں کو پس پشت ڈال دیا کرتے تھے۔ اور اس قدر دعوت الی اللہ میں منہمک رہتے تھے کہ بعض اوقات کھانے' پینے اور پہننے تک کی بھی ہوش نہیں ہوتی تھی۔ اپنی زندگی میں گھر میں ایک ایسا کمرہ رکھا ہوا تھا۔ جس میں ٹیلی ویژن پڑا ہوتا تھا۔ اور اکثر اوقات مستقل اس پر احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام لگے رہتے تھے۔ وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ اس میں آنے جانے کے لئے کسی اجازت کی ضرورت نہیں۔ جس کا جب جی چاہے آ جا سکتا ہے۔

ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم منور احمد جاوید صاحب کی جملہ خدمات دینیہ کو شرف قبولیت عطا فرماتے ہوئے ان کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ ان کو جنت میں مقام خاص عطا کرے اور اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام قرب سے نوازے۔

اس صدمہ کے موقعہ پر ہم مکرم منور احمد جاوید صاحب کی رفیقہ حیات آپ کے بیٹے اور بیٹی اور آپ کے بھائی مکرم ڈاکٹر منصور احمد وقار صاحب کے لئے دلی جذبات تعزیت پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان میں موجود تمام عزیزوں کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کی طاقت دے۔ دلوں پر سکینت نازل فرمائے اور دونوں جہانوں کی نعمتوں کا وارث بنائے اور ہر دکھ سے محفوظ رکھے۔

طالبان دعا

ہم ہیں افراد جماعت احمدیہ پشاور

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پیر 2- ستمبر 1996ء

12-00 رات۔ اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 لندن سے ایک خط
1-30 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب
3-30 نارویجین پروگرام۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 اراؤنڈ دی گلوب
7-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
8-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
9-00 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات (دوبارہ)
11-00 سرائیکی پروگرام۔
12-00 لندن سے ایک خط
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو پروگرام۔ تقریر "سیرت النبی" ﷺ از فرید احمد
3-00 اردو کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر (دوبارہ)
6-00 ترجمہ کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس
8-30 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 ترکی پروگرام۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-نیا
11-00 جرمن پروگرام۔

منگل-3- ستمبر 1996ء

12-00 رات۔ اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن۔
1-30 (-) اصول کی فلاسفی
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
3-00 فرنچ سیکھئے۔
3-30 متفرق پروگرام
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب- (دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس (دوبارہ)
7-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
8-00 فرنچ سیکھئے۔
8-30 متفرق پروگرام۔
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 دین حق کی تعلیم- روحانی خزائن
12-30 (-) اصول کی فلاسفی
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام۔
3-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر
5-00 فرام دی آرکائیوز- خطبہ- 7-4-89
6-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)
7-00 طبی معاملات- مسوڑوں اور دانتوں کے امراض تیسرا حصہ
7-30 ایک نو احمدی کے ساتھ گفتگو مکرم عبدالرؤف صاحب راٹھور
8-00 لقاء مع العرب- (نیا)
9-00 نارویجین پروگرام- (-) اصول کی فلاسفی
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات
11-00 جرمن پروگرام۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : یکم- ستمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ایف 16 طیارے نہ ملنے کی بعد ایٹمی آپشن اختیار کرنا ایک جذباتی اور غیر ذمہ دارانہ ردعمل ہے۔ وزیر اعظم ہفتہ کی شام اسلام آباد کی چکلالہ ائربیس پر امریکہ سے براؤن ترمیم کے تحت پاکستان کی فضائیہ کے لئے فوجی سامان کی دوسری کھیپ وصول کرنے کے بعد اخبار نویسوں سے گفتگو کر رہی تھیں۔ وزیر اعظم سے سوال کیا گیا تھا کہ چونکہ اب ایف سولہ طیارے ملنے کا امکان نہیں رہا اور میراج طیاروں کا سودا بھی متنازعہ ہو چکا ہے تو پاکستان ایٹمی آپشن کیوں اختیار نہیں کرتا۔ اس پر وزیر اعظم نے کہا کہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام پر امن ہے۔ انہوں نے کہا کہ دفاعی سودے میں کوئی نہ کوئی کمیشن ضرور وصول کرتا ہے۔ ہم امریکی نظام اپنانا چاہتے ہیں۔ جہاں سب کو پتہ چلے کس نے کیا کھایا انہوں نے کہا کہ 1988ء میں ہم نے امریکہ کے ساتھ 60 ایف سولہ طیاروں کا سودا کیا لیکن 1990ء میں ہماری حکومت ختم کر دی گئی۔ تو ملک کو نقصان ہوا اور دفاعی صلاحیت متاثر ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ میں دفاعی سودوں میں اوپن کنسلٹنٹس ہوتے ہیں۔ ہم بھی چاہتے ہیں کہ وہی طریقہ اختیار کریں۔ اب سیکنڈ ہینڈ میراج طیارے خریدیں گے۔

○ معروف جریدہ اکانوسٹ نے تبصرہ کیا ہے کہ پاکستان جنرل اسمبلی میں سی ٹی بی ٹی مسودے کو سپانسر کرے گا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس بارے میں پاکستانی پالیسی تذبذب کا شکار ہے۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے خبردار کیا ہے کہ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک نے "امپورٹڈ نگران حکومت" بنانے کی سازش شروع کر دی ہے۔ یہ نگران حکومت 90 کی بجائے 900 دنوں کے لئے ہو گی۔ قوم سازش کو ناکام بنانے کے لئے تیار ہو جائے۔ ورنہ وہ اچانک شب خون مارے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس ٹیم کے کھلاڑیوں میں محبوب الحق، شاہد برکی اور شاہد حسین شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہو سکتا ہے یہ ٹیم صدر لغاری یا پھر فوج کے ذریعے اسمبلی کو لپیٹ دے۔ انہوں نے قوم سے اپیل کی کہ ایسی کوششوں کے خلاف متحد ہو جائے۔ ماضی میں ایسے ہی تجربات نے ملک کی اقتصادی زندگی کو درہم برہم کر کے رکھ دیا تھا۔

○ لاہور سے سرگودھا جانے والی ٹرین "سرگودھا ایکسپریس" میں سانگلہ ہل سے برج کے درمیان ڈکیتی کی واردات میں ڈاکوؤں نے لاکھوں روپے نقد، کلائی گھڑیاں اور خواتین سے طلائی زیورات چھین لئے۔ لٹنے والوں میں نئی نویلی دلہن بھی شامل ہے۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ سید عبداللہ شاہ نے کہا ہے کہ الطاف حسین کی کال پر اب لوگ باہر نہیں آئیں گے۔ عوام بجٹ سے متاثر ہوتے تو سڑکوں پر نکل آتے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی میں اپوزیشن کی ریلی ناکام رہی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکمرانوں نے سیلاب میں ڈوبی رعایا کا مذاق اڑایا۔ ان کی کشتی ڈوبنے سے اب کوئی نہیں بچا سکتا۔ ڈیوٹی فری گاڑیاں منگوانے، محل خریدنے، اور بینک بیلنس بنانے کی دوڑ میں عوام کی کون سنے گا۔ آج تو پیپلز پارٹی کے کارکن بھی دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ ان کے گھر بھی چولہا نہیں جلتا۔ لیڈروں کے حساب چکانے کا وقت آ گیا ہے۔ حکومت بد دعاؤں کی حقدار ہے۔ عوام زمین پر مدد کے منتظر ہیں۔ حکمران چاند کا رخ کر کے پرندوں کا حال پوچھ رہے ہیں۔ خدا بے نظیر کو توفیق دے کہ وہ پریشان عوام کے پاس آئیں انہوں نے جھنگ میں سیلاب سے متاثرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج الیکشن نہیں کہ میں بھاگا پھر رہا ہوں قوم کو مصیبت سے نکالنے کا جذبہ بیٹھنے نہیں دیتا۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ کو سینے میں درد کے باعث امراض قلب کے عسکری ادارے میں داخل کیا گیا۔ تاہم شام تک وہ گھر چلے گئے۔

○ صدر مملکت نے سیلاب کے بارے میں وزیر اعلیٰ پنجاب کے اس بیان کو غیر ذمہ دارانہ قرار دیا ہے کہ بھارت نے بم مار کر اپنا بند توڑ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اعلیٰ عہدوں پر فائز شخصیات کو سوچ سمجھ کر بیان دینا چاہئے۔

○ گجرات کی تاریخ کے سب سے بڑے پولیس آپریشن کے دوران درجنوں دیہات میں بکتر بند گاڑیوں پر سوار پولیس نے 40 اشتہاری ملزمان کو گرفتار کر لیا۔ لیکن ایم پی اے گرفتار نہ ہو سکا۔ آپریشن میں پولیس کے 3 سو جوانوں اور کمانڈوز نے حصہ لیا۔ چار بکتر بند گاڑیاں ایمبولینس اور ڈاکٹر بھی ساتھ تھے بھاری مقدار میں اسلحہ برآمد کر لیا گیا۔ پولیس کو خبر ملی تھی کہ ان دیہات میں پنجاب اور آزاد کشمیر کے اشتہاری ملزمان پناہ لئے ہوئے ہیں۔ یہ پولیس آپریشن تھانہ کڑیانوالہ کے علاقے میں کیا گیا۔

○ امریکہ کے صدر کلنٹن نے اپنی انتخابی مہم میں کہا ہے کہ میں بچوں بوڑھوں اور غریب عوام کا رکھوالا ہوں۔ میرے اقدامات امریکیوں کو اکیسویں صدی کے تقاضوں کو پورا کرنے کے قابل بنائیں گے۔

○ بھارتی ایجنٹوں نے کشمیری رہنماؤں کو مسجد سے گھسیٹا اور تشدد کیا۔ اور 4 گھنٹے حبس بے جا میں رکھا۔ ان رہنماؤں میں سید علی گیلانی، عبدالغنی لون اور یاسین ملک شامل ہیں۔ کل جماعتی حریت کانفرنس کے ترجمان نے کہا ہے کہ ان رہنماؤں کی زندگیوں کو خطرہ ہے۔ کانفرنس نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں عام انتخابات کے خلاف مہم کے سلسلے میں 6 اور 7 ستمبر کو مکمل ہڑتال ہو گی۔

○ ساہیوال کے نزدیک ایک باپ بیٹا کے بس کی زد میں آ جانے سے ڈرائیور بدحواس ہو کر بس سے کود گیا۔ بے لگام بس درخت سے ٹکرا گئی جس سے دس افراد ہلاک اور 26 زخمی ہو گئے۔

○ مسلم لیگ (ج) کے صدر مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ نواز شریف من موجی ہیں۔ جب اقتدار کی یاد ستاتی ہے تحریک شروع کر دیتے ہیں۔ وہ "میں" کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ ان کی یہی خود پسندی مسلم لیگ کے مزید ٹکڑے کر دے گی۔

○ وفاقی وزیر جہانگیر بدر نے کہا ہے کہ بلدیاتی انتخابات کے بعد نواز لیگ کو تانگے پر بٹھا دیں گے۔ نواز شریف کے اپنے دور میں توجہ ماڈل ٹاؤن اور رائے ونڈ تک محدود رہی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم مشکل وقت میں عوام کے پاس پہنچ رہے ہیں۔

○ ملک میں دہشت گردی اور تخریب کاری کے واقعات میں سندھ پولیس سے فرار ہونے والے 160 کمانڈوز کے ملوث ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ کراچی میں اپریشن شروع ہونے کے بعد پولیس سے جب کالی بھیڑوں کو نکالنے کی کارروائی شروع ہوئی تو یہ افراد تھانوں سے فرار ہو گئے تھے۔ ان لوگوں کو جام صادق کی وزارت اعلیٰ کے دور میں بھرتی کیا گیا تھا۔

ایک عزیزہ نے اپنے ایک مکتوب میں لکھا ہے کہ میں صرف اپنا نام لکھ رہی ہوں اگر آپ یہ خط شائع کر دیں تو میں اپنا تعارف بھی کروادوں گی چونکہ یہ ایک اصولی بات ہے اس لئے ہم یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں کہ تعارف پہلے ہونا چاہئے اور خط یا مضمون کی اشاعت کا مرحلہ بعد میں آنا چاہئے مدیر کا اپنے مضمون نگار حضرات سے یا خط لکھنے والوں سے بلاواسطہ یا بالواسطہ تعارف ہونا ضروری ہے۔ (ادارہ)

ضرورت ہے
ہومیو دواساز ادارے کو پاکستان بھر میں میٹرک پاس تجربہ کار۔ محنتی اور مخلص میڈیکل ریپس کی ضرورت ہے۔ اچھے اور روشن مستقبل کے لئے خود ملیں یا درخواست بھجوائیں۔ ترقی کے بہترین مواقع موجود ہیں
ڈاکٹر مرزا رفیق احمد المنیب پولی کلینک
دارالصدر غربی الف ربوہ فون: 04524-211794

کراکری۔ کچن ویئر۔ پلاسٹک ویئر کی خریداری کیلئے تشریف لائیں
نور کراکری اینڈ ڈیکوریشن ہاؤس
نزد رفیق بک ڈپو (گلی کے اندر) اقصیٰ چوک ربوہ

نیا سٹاک آگیا ہے
اپنے معزز خریداروں کے پُر زور اصرار پر ان سلے برقعوں کی مکمل ورائٹی۔ نیز جاپانی سوٹ بازار سے انتہائی بارعایت دستیاب ہیں
اکبر احمد مکان 32 دارالصدر غربی ربوہ حلقہ قمر نزد کوٹھی حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب
فون نمبر 04524-212866

ہومیوپیتھک
جرمنی کی سیل بند ادویات خصوصی رعایت کے ساتھ
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار۔ ربوہ
فون: ۲۱۲۳۹۹ گھر: ۲۱۱۳۹۹

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
کمی خون، ضعف جگر، گرمی جگر، ہاتھ پاؤں کی جلن۔ (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
قیمت 110/=
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز
دوکان: 212837 گھر: 212175
پروپرائیٹرز میاں نسیم احمد طاہر، میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے، ۶۰ گرام ۹۰ روپے، ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534